ننھا چیڑ کا درخت

بلوط کے بڑے بڑے دَرختوں کے دَرمیان ایک چھوٹا سا چیڑ کا دَرخت بھی تھا۔ چیڑ کا درخت خوب‌صورت تھا مگر خوش نہیں رہتا تھا۔ ایک رات وہ سوچ رَہا تھا کہ بلوط کے پتے سبز اور نَرم ہیں، مگر میرے پتے سُوئیوں کے جیسے تیز اور سخت ہیں۔ اِسی لیے چڑیاں بلوط کے درختوں پر گھونسلے بناتی ہیں، میری شاخوں پر نہیں بناتیں۔ کاش میرے پتے بھی سبز اور مُلائم ہوتے!

صُبح جب چیڑ سوکر اُٹھا تو اُس کے پتے سبز اور نرم ہو گئے تھے۔ ننھا چیڑ بہت خوش ہوا۔ مگر اِتنے میں ایک بکری وہاں پہونچ گئی۔ اُس نے چیڑ کے نرم نرم سبز پتے دیکھے تو ذرا دیر میں سارے پتے کھا گئی۔

بے چارے چیڑ کو بہت اَفسوس ہوا، مگر وہ بکری کو نہیں روک سکتا تھا۔ اُس نے سوچا ”کاش میرے پتے سونے کے بنے ہوتے۔ بکری سونے کے پتے نہیں کھاتی۔“ دوسرے دن جب وہ جاگا تو بہت خوش ہوا کیونکہ اس کے سارے پتے سونے کے بن گئے تھے۔

مگر ہوا یہ کہ ایک چور وہاں آیا اور سونے کے پتے توڑ کر لے گیا۔

صبُح جب چیر نے اپنی خالی شاخیں دیکھیں تو بہت پَریشان ہوا۔ ”کیا اچھا ہوتا اگر میرے سارے پتے شیشے کے بنے ہوتے۔ شیشے کے پتے بکری نہیں کھاتی، اور اِنسان نہیں چُراتا۔“ اُس نے سوچا۔

دوسرے دِن جب وہ اُٹھا تو اُس کے سارے پتے شیشے کے بَن چکے تھے۔ اُن پر صُبح کی دھوپ پڑ رہی تھی اور وہ دھوپ میں جگمَگا رہے تھے۔ ننھے چیڑ نے تالی بجائی ”واہ! کتنے خوب صورت لگ رہے ہیں میرے پتے! اُس نے سوچا۔

سارا دن پتے چمکتے رہے۔ دوپہر کی تیز روشنی میں وہ چھوٹے چھوٹے سورج لگ رہے تھے۔ مَغرب کے وَقت جب سورج اور آسمان سُرخ ہو جاتے ہیں تو ایسا لگتا تھا کہ ہر شیشے کے

پتے میں آگ جل رہی ہے۔
ننھا پیڑ بہت خوش تھا۔
اُس رات تیز ہوا چلنے لگی۔ شیشے کے پتے آپس میں ٹکرانے لگے اور ٹکرا ٹکرا کر چکنا چُور ہو گئے۔

پیڑ کی شاخوں پر ایک بار پھر ایک بھی پتہ نہیں رہا۔ پیڑ نے سوچا ''سب سے اچھے تو میرے سوئیوں جیسے سخت پتے تھے۔ نہ اُنھیں بکری کھا سکتی تھی، نہ اِنسان چُراتے تھے، اور نہ تیز ہوا اُن کو چکنا چور کرسکتی تھی۔ کاش وہ واپس آجاتے!''

دوسری صُبح جب وہ اُٹھا تو اُس کے پتے ویسے ہی ہو گئے تھے جیسے پہلے تھے۔ سوئیوں کی طرح تیز اور سخت۔

ننھا پیڑ اپنے پرانے پتوں کو پا کر بہت خوش ہوا۔ اُسے نے پھر کبھی کسی اور طرح کے پتوں کی خواہش نہیں کی۔

ایک پرانی انگریزی کہانی سے ترجمہ اور ماخوذ۔